فنی اسلوب" (عاصی ضیائی) "عہد جاہلیت کی عربی شاعری" (افتخار اعظمی) "شاعر کا قول و فعل" (امتیاز علی عرشی)۔ "ارسطو کی بوطیقا" (محمد عثمان رمز) اور "ہمارے اسلام پسند شعراء" (جمیل احمد فاروقی) اس نوعیت کے مضامین ہیں جن میں کہیں ناقدانہ انداز سے اور کہیں تعارف کے رنگ میں ادبی جائزے پیش کیے گئے ہیں۔

افسوس ہے کہ ہم جگہ کی قلت کی وجہ سے مقالات پر تنقیدی بحث نہیں کر سکتے، بس اسلامی اور تعمیری ادب سے دلچسپی رکھنے والوں سے بھی اس کو جاننے کی خواہش رکھنے والوں سے بھی اور اس کی مخالفت کرنے والوں سے بھی اس نمبر کے مطالعہ کی درخواست کرتے ہیں۔ وہ خود اسے پڑھیں اور رائے قائم کریں۔

اسلام کا فلسفۂ تاریخ | از جناب پروفیسر عبدالحمید صدیقی، ایم اے۔ شائع کردہ: مکتبۂ چراغ راہ، لاہور۔ قیمت مجلد خوشنما گرد پوش ۳ آ

کتاب کے نوجوان اور ذہین مؤلف اپنی تحریروں کے ذریعے بعض دوسرے حلقوں کے ساتھ ساتھ ترجمان القرآن کے قارئین میں متعارف ہو چکے ہیں۔ اس کتاب کا مواد ترجمان القرآن میں شائع بھی ہو چکا ہے۔ فلسفۂ تاریخ اس دور کا ایک اہم موضوع ہے جس میں انسانی معاشروں کے بناؤ اور بگاڑ، تمدنوں کی اٹھان اور ان کی تباہی کے قوانین و اسباب سے بحث کی جاتی ہے۔ آج کوئی نظام فکر اپنی مستقل حیثیت منوا نہیں سکتا تاوقتیکہ وہ تاریخ و تمدن کے بارے میں اپنا کوئی امتیازی نظریہ نہ دے سکے۔ یہ ایک واقعہ ہے کہ دنیا میں سب سے پہلے اگر کوئی فلسفۂ تاریخ مرتب شکل میں انسانیت کے سامنے آیا ہے تو اس کا ذریعہ قرآن ہے۔ اب جو اسلام نے بہ حیثیت ایک تحریک و نظام کے کروٹ لی ہے تو اس کے فلسفۂ تاریخ کی توضیح ناگزیر ہو گئی ہے۔ علامہ اقبالؒ اور مولانا مودودی جیسے مفکرین نے جو ابتدائی کام اس سلسلے میں کر دیا تھا، پروفیسر صاحب نے اس سے رہنمائی لے کر اپنی بحث مرتب کی ہے۔ پہلے مروجہ مغربی نظریات پر تبصرہ کیا ہے اور خاصے وسیع مطالعہ کے ساتھ کیا ہے، اس کے بعد مثبت طور پر اسلامی نظریہ کا تعارف کرایا ہے۔ ہماری رائے یہ ہے کہ جہاں تک مثبت بحث کا تعلق ہے پروفیسر صاحب ہمیں فکر و تحقیق کی اس منزل سے بہت زیادہ آگے نہیں لے جا سکے۔ جہاں تک ان سے پہلے کام ہو چکا تھا۔ اس حصے میں بیشتر صفحات ضمنی موضوعات نے لیے ہیں۔ اصل بحث بہت مجمل ہے اور ایک جامع فلسفہ کی طرح بات کو مرتب و مجتمع نہیں کیا جا سکا۔ دوسرے